قسط نمبر ۲

جمہوریۂ ترکیہ کے عائلی قوانین

محمد رشید فیروز

صحیح النسب بچے (دفعات ۲۴۱ تا ۲۵۲)

ازدواجیت کی موجودگی میں یا اس کے زائل ہونے کے بعد تین سو دن کی مدت کے اندر پیدا ہونے والے بچے کا باپ شوہر ہوتا ہے۔ اس مدت کے گزرنے کے بعد پیدا ہونے والا بچہ صحیح النسب شمار نہیں ہوتا۔ شوہر بچے کی پیدائش سے مطلع ہونے کے دن سے ایک ماہ کی مدت کے اندر بچے کو تسلیم کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ماں اور بچے کے خلاف دعویٰ دائر کیا جاتا ہے۔

شوہر شادی کے بعد کم از کم ایک سو اسّی دن کے بعد پیدا ہونے والے بچے کو اس وقت تک تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتا جب تک وہ اس بات کا ثبوت فراہم نہ کر دے کہ اس کا اپنا بچہ ہونے کا احتمال موجود نہیں ہے۔

اگر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ بچے کی پیدائش نکاح کے بعد ایک سو اسّی دن سے کم مدت میں ہوئی ہے یا عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اُس کی اپنے شوہر سے علیحدگی کے لئے عدالتی حکم نافذ ہو چکا ہو تو شوہر کو اپنے دعویٰ میں کسی مزید ثبوت کے فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اُس کے شوہر سے تعلقاتِ ازدواجیت کا ثبوت مل جائے تو بچہ صحیح النسب شمار ہوگا۔

خارج از دواجیت پیدا ہونے والے بچوں کے والدین اگر نکاح کر لیں تو بچوں کا نسب خود بخود صحیح ہو جاتا ہے۔ والدین کے لئے لازمی ہے کہ بچوں کی پیدائش کی اطلاع متعلقہ افسر مردم شماری کو دیں۔ اگر زوجین نے ایک دوسرے سے نکاح کا وعدہ کر لیا ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے یا وہ نکاح کے لئے اہلیت کے زائل ہو جانے کی وجہ سے نکاح نہ کر سکیں تو فریق ثانی کے طلب کرنے پر یا بچے کی درخواست پر حاکم عدالت کی طرف سے نسب کی تصیحح کی جا سکتی ہے۔ بچے کی وفات کی صورت میں تصحیح نسب کے لئے

حاکم عدالت کو درخواست دینے کا حق اس کی اولاد کو منتقل ہو جاتا ہے۔ تصحیح نسب کا اختیار مدعی کی اقامت گاہ کے حاکم کو حاصل ہے۔

زوجین کے قانونی ورثاء تصحیح نسب کی درخواست سے مطلع ہونے کے بعد تین ماہ کے اندر اعتراض کر سکتے ہیں، مدعی کو اس دعویٰ کا ثبوت فراہم کرنا لازمی ہے کہ بچہ اپنے والدین کا نہیں ہے۔

جن بچوں کے نسب کی تصحیح ہو جائے وہ اپنے والدین اور ان کے خونی رشتہ داروں کے مقابلے میں صحیح النسب بچوں کے حقوق کے مالک ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچوں کی اولاد بھی ان حقوق سے مستفید ہوتی ہے۔

متبنیٰ کے احکام (دفعات ۲۵۳ تا ۲۵۸)

متبنیٰ بنانے کا حق صرف اس شخص کو حاصل ہے جس کی عمر چالیس سال ہو چکی ہو اور جس کے جائز فروع موجود نہ ہوں۔ متبنیٰ بنانے والے شخص کی عمر متبنیٰ سے کم از کم اٹھارہ سال زیادہ ہونی چاہیے۔ ایک ممیز شخص کو اس کی رضامندی کے بغیر متبنیٰ نہیں بنایا جا سکتا۔ مجبور (جس کے خلاف عدالت سے کوئی حکم امتناعی جاری کیا گیا ہو) اور نابالغ افراد اپنے والدین یا کسی حاکم عدالت کی اجازت کے بغیر متبنیٰ نہیں بنائے جا سکتے اگرچہ وہ ممیز ہوں۔

متبنیٰ بنانے والے شخص کی اقامت گاہ سے متعلقہ حاکم عدالت کی منظوری سے ایک سرکاری سند دیئے جانے پر متبنیٰ بنانے کی قانونی کارروائی مکمل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کارروائی متبنیٰ کے مفادات کے خلاف ہو تو حاکم عدالت اجازت دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ قانونی کارروائی کی تکمیل کے بعد متبنیٰ بنانے والے کو متبنیٰ کے والدین کے حقوق اور فرائض منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور متبنیٰ اس کا قانونی وارث بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود متبنیٰ کے اپنے اصل خاندان میں حقِ وراثت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

متبنیٰ بنانے والے اور متبنیٰ کے تعلقات طرفین کی رضامندی سے ختم کئے جا سکتے ہیں، لیکن طرفین کے درمیان منعقد ہونے والے معاہدے کی شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ جو شخص کسی کا متبنیٰ بننے کا خواہش مند ہو لیکن متبنیٰ بننے کی وجہ سے وراثت سے محروم ہو جانے کا خطرہ درپیش ہونے کی صورت میں متبنیٰ بنانے کی قانونی کارروائی کی تنسیخ کے لئے متعلقہ حاکم عدالت کو درخواست دے سکتا ہے۔

متبنیٰ بنانے کی قانونی کارروائی کے بعد متبنیٰ کے والدین حقِ ولایت سے محروم ہو جاتے ہیں اور یہ حق متبنیٰ بنانے والے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے۔ متبنیٰ بنانے والے کی وفات کی صورت میں حقِ ولایت والدین کو دوبارہ حاصل نہیں ہوتا ایسی صورت میں ایک وصی کا تعین ضروری ہو جاتا ہے۔

ولایت کے احکام (دفعات ۲۶۲ تا ۲۷۷)

نابالغ بچے اپنے والدین کی ولایت کے تحت ہوتے ہیں۔ اور انہیں کسی قانونی وجہ کے بغیر والدین سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ بجز بچے (جن کے خلاف کسی عدالت سے حکم امتناعی جاری کیا گیا ہو) تاوقتیکہ حاکم عدالت ان کے لئے وصی کا تقرر ضروری نہ سمجھے اپنے والدین کی ولایت کے تحت رہتے ہیں۔ جب تک رشتہ ازدواجیت قائم رہتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کے ولی کی حیثیت سے اپنے حقوق سے استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر دونوں میں اختلاف رائے رونما ہو جائے تو باپ کی رائے معتبر ہوگی۔ زوجین میں سے ایک کی وفات کی صورت میں فریق ثانی کو بچوں کی ولایت کا حق حاصل ہوتا ہے۔ طلاق کی صورت میں بچوں کی ولایت کا حق اس فریق کو دیا جاتا ہے جس کو بچے سپرد کئے جائیں۔

والدین اپنی استطاعت کے مطابق اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں جس میں فنی تعلیم اور دینی تعلیم و تربیت بھی شامل ہیں۔ بچہ سنِ بلوغ کو پہنچنے کے بعد اپنے دین کے انتخاب میں آزاد ہوتا ہے۔

والدین اپنے بچوں کے قانونی نمائندے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے حقِ نمائندگی سے اسی حد تک مستفید ہو سکتے ہیں جس حد تک انہیں حقِ ولایت حاصل ہے۔ بچے جب تک اپنے والدین کی ولایت کے تحت ہوتے ہیں محض اپنے والدین کی رضامندی حاصل کر کے ہی معاملات میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر بچہ اپنے والدین یا کسی تیسرے شخص کے ساتھ کسی معاملہ میں قرض حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک خصوصی قسم کی شرکت اور حاکم عدالت کی تصدیق ضروری ہے۔

اگر والدین اپنے فرائض صحیح طور پر بجا نہ لائیں تو حاکم عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ بچوں کی حفاظت اور نگہداشت کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے۔ حاکم کسی ایسے بچے کو والدین سے علیحدہ کر کے کسی خاندان یا معاشرتی بہبود کے ادارے کی تحویل میں دے سکتا ہے جس کی ذہنی اور جسمانی نشو و نما خطرے میں ہو یا جو ذہنی تنہائی محسوس کرتا ہو۔ اگر بچہ والدین کی مخالفت پر اصرار کرے اور اس کی اصلاح کا کوئی دوسرا طریقہ موجود نہ ہو تو حاکم عدالت بچے کو کسی خاندان یا معاشرتی بہبود کے ادارے کی تحویل میں دے سکتا ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں کی ولایت کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہوں یا دونوں میں سے کوئی ایک فریق دوسرا نکاح کر لے تو حاکم عدالت بچوں کے لئے وصی مقرر کر سکتا ہے۔

والدین کے حقِ ولایت کے سلب ہو جانے کی صورت میں بچے کی رہائش اور تعلیم کے اخراجات

والدین کے ذمّے ہوتے ہیں۔

حقِ ولایت کے سلب کئے جانے کے اسباب زائل ہونے کی صورت میں حاکم عدالت والدین کو دوبارہ حقِ ولایت دینے کے لئے حکم نافذ کرسکتا ہے۔

بچّوں کے اموال سے متعلق احکام (دفعات ۲۷۶ تا ۲۸۹)

جب تک والدین کا اپنے بچّوں پر حقِ ولایت قائم رہتا ہے وہ بچّوں کے اموال کے منتظم ہوتے ہیں اگر والدین اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں تو حاکم عدالت کو مداخلت کرنے کا حق حاصل ہے۔ ازدواجیت کے زائل ہونے کی صورت میں زوجین میں سے جس فریق کو حق ولایت حاصل ہو حاکم عدالت کو بچّے کے اموال سے متعلق ایک رجسٹر پیش کرنے کے لئے ذمہ دار ہے۔

حق ولایت کی موجودگی میں والدین کو اپنے بچّوں کے اموال سے نفع حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے۔ بچّے کی آمدنی اس کی ضروریات اور تعلیم پر صرف ہوتی ہے۔ آمدنی کا بقیہ حصہ بچّے کے باپ یا ماں کو ملتا ہے جو خاندان کے اخراجات کے لئے کفیل ہو۔ بچّہ جب تک اپنے والدین کے ساتھ رہتا ہے اس کی آمدنی پر والدین کو تصرف کا حق ہوتا ہے لیکن اگر بچّہ والدین کی رضامندی سے خاندان سے علیحدہ سکونت اختیار کرے تو اُسے اپنی آمدنی اپنی مرضی کے مطابق صرف کرنے کا حق ہے۔

اگر والدین سے بچّے کے اموال کے انتظام کا حق کسی عدالت کے حکم کے مطابق سلب کر لیا جائے تو اموال بالغ ہونے کی صورت میں بچّے کو یا اس کے وصی کی تحویل میں دے دیئے جاتے ہیں۔ والدین بچّے کے سنِ بلوغ کو پہنچنے پر اس کے اموال واپس دینے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اگر والدین نے بچّے کے اموال کا کچھ حصہ فروخت کر دیا ہو تو انہیں اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔

ناجائز بچّوں سے متعلق احکام (دفعات ۲۹۰ تا ۳۱۴)

جس عورت کے بطن سے ناجائز بچّہ پیدا ہو وہی اس بچّے کی ماں ہوتی ہے۔ باپ کا تعین اصلی باپ کے اعتراف سے یا عدالت کے فیصلے سے ہوتا ہے۔

ناجائز بچّے کے باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بچّے کا اعتراف کرلے۔ باپ کے فوت ہوجانے کی صورت میں اعتراف کا حق دادا کو حاصل ہوتا ہے۔

جن افراد کے درمیان ازدواجیت ممنوع ہے ان کے ناجائز بچّوں اور شادی شدہ مرد اور عورت کے زنا سے

پیدا ہونے والے بچوں سے متعلق اعتراف ولدیت قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اگر کسی ناجائز بچے کی ولدیت کا اعتراف کرنے والے باپ یا دادا کے بیان کے خلاف ماں اور بچے کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے جو اعتراف ولدیت سے متعلق اطلاع ملنے کے بعد تین ماہ کی مدت کے اندر حاکم عدالت کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ سرکاری خزانہ اور دیگر متعلقہ افراد کو بھی بچے کی ولدیت کے اعتراف کی اطلاع ملنے کے بعد تین ماہ کے اندر حاکم عدالت کو اعتراض پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔ ناجائز بچے کی ولدیت سے متعلق دعویٰ بچے کی ماں بچے کی ولادت سے پہلے یا ولادت کے بعد ایک سال کی مدت کے اندر باپ یا اس کے ورثاء کے خلاف دائر کر سکتی ہے ناجائز بچے کی ولادت کی اطلاع ملنے پر عدالت متعلقہ بچے کے مفادات کے تحفظ کے لئے ایک قیم مقرر کرتی ہے۔ عدالت اگر ضرورت محسوس کرے تو وصی بھی مقرر کر سکتی ہے۔

اگر اس بات کا ثبوت فراہم ہو جائے کہ مدعا علیہ نے ناجائز بچے کی ولادت سے ۱۸۰ - ۳۰۰ دن پہلے اس کی ماں کے ساتھ جنسی اختلاط کیا ہے تو بچے کی ولدیت سے متعلق قرینہ مہیا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسے حالات کی موجودگی میں جن سے مدعا علیہ کے ناجائز بچے کے باپ ہونے کی حیثیت سے متعلق گہرے شکوک پیدا ہوتے ہوں قرینے کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

اگر ناجائز بچے کی ولادت کے وقت اس کی ماں کے بدچلن ہونے کا ثبوت مل جائے تو ولدیت کے لئے دعویٰ مسترد کر دیا جائے گا۔

اگر ناجائز بچے کی ماں اس کی پیدائش کے وقت شادی شدہ ہو تو ولدیت سے متعلق دعویٰ بچے کے ناجائز ہونے سے متعلق عدالت کا فیصلہ صادر ہونے کے بعد دائر کیا جا سکتا ہے۔ اگر ناجائز بچے کی ولدیت سے متعلق دعویٰ پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے تو بچے کی ماں کو عدالت مندرجہ ذیل اخراجات کی ادائیگی کے لئے حکم صادر کر سکتی ہے:۔

۱ - زچگی کے اخراجات۔

۲ - زچگی سے چار ہفتہ پہلے اور چار ہفتہ بعد کے رہائشی اخراجات

۳ - حمل اور زچگی سے متعلق دیگر ضروری اخراجات۔

اگر ناجائز بچے کے باپ نے اس کی ماں سے جنسی اختلاط سے پہلے شادی کرنے کا وعدہ کیا ہو یا جنسی اختلاط کی حیثیت ایک جرم کی ہو، یا باپ نے اپنے اثر و رسوخ کا ناجائز استعمال کیا ہو یا ماں جنسی اختلاط کے وقت نابالغ ہو تو عدالت بداخلاقی کے جرم کے ارتکاب پر بچے کی ماں کو باپ کی طرف سے ہرجانہ کی ایک

معقول رقم دلوا سکتی ہے۔ ولدیت کا دعویٰ ثابت ہونے پر حاکم عدالت والدین کی حیثیت کے مطابق بچے کی رہائش اور تعلیم کے لئے ضروری اخراجات کی ادائیگی کے لئے حکم صادر کر سکتا ہے، یہ اخراجات ناجائز بچے یا بچی کو ۱۸ سال کی عمر تک ادا کئے جاتے ہیں۔

نفقہ کے احکام (دفعات ۳۱۵ تا ۳۱۷)

ہر شخص اپنے اصول اور فروع کو اور بھائیوں بہنوں کو ضروری مالی مدد دینے کے لئے قانون کی رُو سے ذمہ دار ہے۔

نفقہ کے لئے دعویٰ مدعی کی طرف سے مدعا علیہ کی آمدنی کے تناسب سے دائر کیا جاتا ہے جب تک بھائیوں اور بہنوں کی مالی حالت اچھی نہ ہو اُن سے نفقہ طلب نہیں کیا جا سکتا۔ جس شخص کو نفقہ طلب کرنے کا حق حاصل ہو اس کی طرف سے دعویٰ مدعا علیہ کی اقامت گاہ سے متعلقہ عدالت میں دائر کیا جاتا ہے اگر نفقہ طلب کرنے والا شخص کسی معاشرتی بہبود کے ادارے میں سکونت پذیر ہو تو نفقہ کے لئے دعویٰ دائر کرنے کا حق اس ادارے کو حاصل ہے۔

جس بچے کے والدین کا پتہ معلوم نہ ہو اس کے نفقہ کا انتظام متعلقہ میونسپلٹی کے ذمے ہوتا ہے۔ اگر بچے کے خاندان کا پتہ مل جائے تو میونسپلٹی خاندان سے یا بچے کے نفقہ کے ذمہ دار خونی رشتہ داروں سے نفقہ طلب کر سکتی ہے، اگر نفقہ کے لئے دعویٰ پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے تو نفقہ کی ادائیگی کے لئے عدالت کا حکم دعویٰ دائر کئے جانے کی تاریخ سے واجب التعمیل ہوگا۔

گھر کے سربراہ کے حقوق و فرائض (دفعات ۳۱۸ تا ۳۲۱)

جو افراد ایک کنبہ کی صورت میں اکٹھے مل کر رہتے ہوں ان کے سربراہ کا تعین قانون یا کسی معاہدے یا رواج کے مطابق ہوتا ہے۔ سربراہ کے حقوق کسی معاہدے کی رُو سے متعین کئے جاتے ہیں جو اس کے اور اس کے ماتحت رہنے والے افراد کے درمیان طے کیا جاتا ہے۔ گھر کے تمام افراد کے مفادات کا تحفظ قانون کی رُو سے سربراہ کی ذمہ داری ہے۔ گھر کے افراد کو عام اور دینی تعلیم اور فنی تربیت حاصل کرنے کا حق ہے۔ افراد کے ذاتی اموال کی حفاظت کرنا سربراہ کے فرائض میں داخل ہے۔

سربراہ کے ماتحت رہنے والے افراد میں سے کوئی نابالغ یا مجبور فرد یا کوئی دماغی مریض اگر کسی نقصان کا موجب ہو تو اس کی ذمہ داری سربراہ پر عائد ہوتی ہے تاوقتیکہ سربراہ اس بات کا ثبوت فراہم نہ کر دے کہ اس نے حسبِ معمول نقصان کرنے والے فرد کی نگرانی کی تھی اور حالات کے مطابق احتیاط سے کام لیا تھا۔

اپنے والدین کے ساتھ رہنے والے بالغ بچے جنہوں نے اپنی محنت اور آمدنی خاندان کے لئے وقف کردی ہو اور اس کا معاوضہ طلب نہ کیا ہو اپنے خلاف کسی عدالت کی طرف سے حکم امتناعی نافذ ہونے کی صورت میں والدین سے اپنا حق طلب کر سکتے ہیں۔

خاندانی اموال سے متعلق احکام (دفعات ۳۲۲ تا ۳۴۵)

کسی خاندان کے افراد کی تعلیم و تربیت اور امداد کے لئے خاندانی وقف قائم کئے جا سکتے ہیں۔ ایسا ہر تصرف ممنوع ہے جس کی رو سے خاندان کے کسی خاص مال یا حقوق کو اس کے بعض افراد کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور وہ مال یا حقوق دیگر افراد یا خاندان کو منتقل نہ کئے جا سکیں۔

خونی رشتہ دار مل کر ترکہ میں اپنے پورے حصص یا ان کے اجزاء کو ملا کر ایک خاندانی شرکت اموال قائم کر سکتے ہیں۔ شرکت اموال کے قیام کے لئے اس کے تمام حصہ داروں اور نمائندوں کے ایک سرکاری سند پر دستخطوں کا ہونا ضروری ہے۔

خاندانی شرکت اموال کسی معینہ یا غیر معینہ مدت کے لئے قائم کی جا سکتی ہے۔ اگر مدت کا تعین نہ کیا گیا ہو تو شرکت کا ہر حصہ دار چھ ماہ قبل دوسرے حصہ داروں کو اطلاع دے کر علیحدگی اختیار کر سکتا ہے۔ اگر شرکت اموال زراعت سے متعلقہ کسی مقصد کے لئے قائم کی گئی ہو تو حصہ دار علیحدگی کے لئے ایک زرعی فصل کی مدت سے پہلے دوسرے حصہ داروں کو اطلاع دینے کے لئے ذمہ دار ہے یا کسی مقامی رواج کی موجودگی میں اس کی پابندی ضروری ہے۔ شرکت اموال کی موجودگی میں حصہ دار اپنے حصے طلب نہیں کر سکتے۔ اور نہ انہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

شرکت کا انتظام تمام حصہ دار باہمی تعاون و اشتراک عمل سے کرتے ہیں ہر حصہ دار کو حسب معمول انتظامی امور میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔ شرکت اموال کے تمام حصہ دار کسی حصہ دار کو منتظم مقرر کر سکتے ہیں۔ منتظم شرکت کے تمام انتظامی امور میں شرکت کی قانونی طور پر نمائندگی کرتا ہے۔

شرکت اموال میں موجود تمام اموال حصہ داروں کی مشترکہ ملکیت ہوتے ہیں۔ شرکت اموال کے قرضوں کے لئے تمام حصہ دار مشترکہ طور پہ ذمہ دار ہوتے ہیں۔

شرکت اموال مندرجہ ذیل حالات میں ختم ہو جاتی ہے:-

۱ - تمام حصہ داروں کی رضامندی سے یا شرکت کے خاتمے سے متعلق فیصلے کی اشاعت سے۔

۲ - اگر شرکت اموال کے لئے معینہ مدت ختم ہو گئی ہو اور اس مدت کی توسیع نہ کی گئی ہو۔

۳ - اگر کسی عدالت کے حکم امتناعی کے نفاذ کے بعد کسی حصہ دار کا حصہ فروخت کیا گیا ہو۔

۴ - اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک مفلس ہو جائے ۔

۵ - معقول وجوہ کی بنا پر کسی ایک حصہ دار کے طلب کرنے پر ۔

اگر کوئی حصہ دار شرکت اموال سے علیحدگی کی اطلاع دے کر علیحدہ ہو جائے یا کسی حصہ دار کے مفلس ہونے سے متعلق کسی عدالت سے حکم صادر ہو جائے یا کسی ایسے حصّے کی فروخت کا مطالبہ کیا جائے جس کے خلاف عدالت متعلقہ سے حکم امتناعی جاری ہو چکا ہو تو دوسرے حصے دار علیحدہ ہونے والے حصہ دار کے حصّے کے تصفیے کے بعد شرکت اموال کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ شادی کرنے والا حصے دار اپنی علیحدگی سے قبل اطلاع دیئے بغیر اپنے حصے کا تصفیہ طلب کر سکتا ہے۔

اگر شرکت اموال کے کسی حصّے دار کا انتقال ہو جائے اور اس کے ورثاء شرکت اموال کے رکن نہ ہوں تو وہ اپنے مورث کے حصے کا تصفیہ طلب کر سکتے ہیں۔

اگر شرکت اموال کا منتظم اپنے فرائض کی ادائیگی سے قاصر ہو یا کسی قسم کی کوتاہی کرے تو دوسرے تمام حصہ دار شرکت اموال کی تنسیخ طلب کر سکتے ہیں۔ کسی جائداد غیر منقولہ کو یا کسی زراعتی یا صنعتی مقصد کے لئے مخصوص املاک کو خاندان کی اقامت گاہ کے لئے مخصوص کیا جا سکتا ہے، ایسی تخصیص کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی ضروری ہے ۔

جس املاک غیر منقولہ کو خاندان کی رہائش کے لئے مخصوص کیا جائے وہ خاندان کی رہائشی ضروریات سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے ۔

جو شخص اپنے خاندان کی اقامت گاہ کے لئے کسی املاک غیر منقولہ کی تخصیص کا خواہشمند ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عدالت متعلقہ کے ذریعے ایک سرکاری اعلان جاری کرائے جس میں قرض خواہوں اور دیگر متعلقہ افراد کو اقامت گاہ کی تخصیص کے خلاف دو ماہ کی مدت کے اندر اعتراضات پیش کرنے کی دعوت دی گئی ہو ۔

جب تک اقامت گاہ کی تخصیص کے لئے عدالت کی جاری کردہ ھدایات کا اندراج انتقال اراضی کے رجسٹر میں نہ ہو جائے اقامت گاہ کا قیام قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا ۔

کسی خاندانی اقامت گاہ کو ضمانت کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔ اور نہ ہی اس کو کرائے پر یا کسی غیر شخص کی تحویل میں دیا جا سکتا ہے ۔

عدالت کسی خاندانی اقامت گاہ کے مالک کو مجبور کر سکتی ہے کہ وہ اپنے اصول اور فروع بھائیوں اور بہنوں کو اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دے جن کے لئے کوئی قانونی پابندی عائد نہ کی گئی ہو ۔

اقامت گاہ کا مالک اپنی زندگی میں اس کو ترک کرنے کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہے، مالک کی وفات کے بعد اقامت گاہ کی قانونی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور انتقال اراضی کے رجسٹر میں اس کے اندراج کو منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

وصایت کے احکام (دفعات ۳۴۶ تا ۳۷۵)

وصایت کے سرکاری دفاتر، وصی اور قیّم وصایت کے اعضاء کہلاتے ہیں۔ وصایت کے دفاتر میں عدالت ہائے صلح اور اصلیہ شامل ہیں[1]۔

خاص حالات میں اگر وصایت کے ماتحت فرد کے مفادات متقاضی ہوں اور خصوصاً جب کسی تجارتی ادارے یا صنعتی کاروبار کو جاری رکھنا ضروری ہو عدالت متعلقہ وصایت کے اختیارات کسی خاندان کے سپرد کر سکتی ہے۔ ایسے حالات میں وصایت کے دفاتر کے فرائض وحقوق ایک خاندانی مجلسِ منتظمہ کو منتقل ہو جاتے ہیں۔

عدالت اصلیہ خاندان کے تین افراد پر مشتمل وصایت کی مجلس منتظمہ کا تقرر کرتی ہے مجلسِ منتظمہ عموماً چار سال کی مدت کے لئے قائم کی جاتی ہے۔ خاندانی وصایت کی مجلسِ منتظمہ اپنے فرائض کی بجاآوری کے لئے مالی ضمانت مہیا کرتی ہے۔

وصی کے اختیارات میں کسی نابالغ یا مہجور فرد کو اپنی نگرانی میں رکھنا۔ اس کے اموال کا انتظام کرنا اور دیوانی امور میں اس کی نمائندگی کرنا شامل ہے۔

قیّم کا تقرر کسی املاک کے انتظام یا کسی خاص فریضے کی بجاآوری کے لئے کیا جاتا ہے۔

ہر نابالغ فرد کے لئے جو وصایت کے تحت نہ ہو ایک وصی مقرر کیا جاتا ہے۔

ہر بالغ فرد کے لئے جو کسی دماغی مرض یا دماغی کمزوری کی وجہ سے اپنے امور سرانجام نہ دے سکے یا نگرانی کا محتاج ہو یا دوسروں کے لئے خطرے کا باعث ہو ایک وصی مقرر کیا جاتا ہے۔

ہر بالغ فرد کے لئے جو اسراف عیاشی، مفلوک الحالی یا بدانتظامی کی وجہ سے اپنے خاندان کو خطرے میں

---

[1] جمہوریہ ترکیہ کے قوانین ۱۹۲۶ء سے یورپین ممالک کے قوانین پر مبنی ہیں۔ اور ترکی عدالتوں کا نظام فرانس کے عدالتی اصولوں کے مطابق قائم کیا گیا ہے۔ عدالت ہائے صلح اور عدالت ہائے اصلیہ دیوانی عدالتوں کے نام ہیں۔ عدالتِ صلح پاکستانی دیوانی عدالت درجہ دوم اور عدالت اصلیہ پاکستانی دیوانی عدالت درجہ اوّل سے مماثلت رکھتی ہے۔

ڈال دے یا نگرانی کا محتاج ہو یا دوسروں کے لئے خطرے کا باعث بن جائے ایک وصی مقرر کیا جاتا ہے۔

اگر کسی بالغ فرد کو عدالت سے ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے قید کی سزا دی جائے اس کے لئے وصی کا تقرر لازمی ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی بالغ شخص اس امر کا ثبوت فراہم کر دے کہ بڑھاپے، بیماری یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے وہ اپنے اُمور کا انتظام کرنے سے قاصر ہے۔ اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وصایت کے لئے عدالت متعلقہ کو درخواست پیش کر دے۔

عدالت صلح وصی کے فرائض انجام دینے کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرتی ہے جو ان فرائض کی انجام دہی کی صلاحیت رکھتا ہو۔ عدالت اگر مناسب خیال کرے تو ایک سے زیادہ اشخاص کو وصی کے فرائض کی انجام دہی کے لئے مقرر کر سکتی ہے۔ عدالت ایسے اشخاص کو مشترکہ طور پر یا علیحدہ علیحدہ فرائض انجام دینے کے لئے ھدایات جاری کر سکتی ہے۔

عدالت وصایت کے ماتحت فرد کے خونی رشتہ داروں یا مہری رشتہ داروں میں سے کسی ایک شخص کو یا اس فرد کی بیوی یا شوہر کو دوسرے اشخاص پر ترجیح دے کر وصی مقرر کر سکتی ہے۔

جو اشخاص ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے ہوں یا بیماری کی وجہ سے وصی کے فرائض آسانی سے انجام نہ دے سکیں یا چار سے زیادہ بچوں کے ولی ہوں یا جن کے ذمے دو وصایت کے فرائض ہوں یا ایک وصایت کی ذمہ داریاں ان کی استطاعت سے زیادہ ہوں یا پارلیمنٹ کے رُکن ہوں یا وزیر ہوں یا کسی عدالتِ عالیہ کے رُکن ہوں، وصی کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔

جو اشخاص وصی کے ماتحت ہوں یا شہری اور سیاسی حقوق سے محروم کر دیئے گئے ہوں یا ایسے اشخاص جن کے مفادات وصی کے تحت شخص کے مفادات کے خلاف ہوں اور وصایت کی ذمہ دار عدالتوں کے حکام وصی کا عہدہ قبول نہیں کر سکتے۔

قیّم کا تقرر (دفعات ۳۷۶ تا ۳۸۱)

اگر کوئی شخص علالت کی وجہ سے یا گمشدگی یا کسی دوسری وجہ سے اپنا ضروری کام کرنے سے قاصر ہو اور اپنا نمائندہ مقرر نہ کر سکے یا کسی معاملے میں قانونی نمائندے کے مفادات کسی نابالغ یا مہجور فرد کے مفادات سے ٹکرائیں یا قانونی نمائندہ کسی قانونی معذوری سے دوچار ہو۔ ایسے حالات میں عدالت قیّم کا تقرر کر سکتی ہے۔

اگر کسی ترکے کے انتظامات کے لئے کوئی قیّم موجود نہ ہو، یا کوئی شخص اپنی املاک کا صحیح طور پر انتظام کرنے

سے قاصر ہو یا ترکے کے ورثاء کے حقوق کا تعین نہ کیا گیا ہو یا کسی ادارے یا جماعت کا انتظام ناقص ہو تو عدالت قیّم کا تقرر کرسکتی ہے۔

اگر کسی بالغ شخص کے مفادات کا تقاضا ہو کہ اسے شہری حقوق سے جزوی طور پر محروم کردیا جائے تو ایسے شخص کی رائے معلوم کرنے کے بعد عدالت اس کے اُمور کی نگرانی کے مشیر مقرر کرسکتی ہے۔

وصی کے فرائض (دفعات ۳۸۲ تا ۴۰۰)

وصی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد عدالت کے ایک نمائندہ کی موجودگی میں اپنے ماتحت شخص کے اموال سے متعلق ایک رجسٹر تیار کرے۔ ماتحت شخص کے اموال میں سے اَسناد، قیمتی دستاویزات اور اہم اشیاء کو عدالت متعلقہ کی نگرانی میں کسی محفوظ جگہ رکھنا ضروری ہے۔

اگر وصایت کے ماتحت شخص کے مفادات مقتضی ہوں تو اس کی منقولہ املاک کو عدالت کی ہدایات کے مطابق نیلام کے ذریعے یا طرفین کی رضامندی سے فروخت کیا جاسکتا ہے۔

وصایت کے ماتحت شخص کے اخراجات کے لئے جس رقم کی ضرورت نہ ہو اُسے کسی مالی ادارے کو فوری طور پر سُود کی شرح کے مطابق قرض دینا لازمی ہے۔ جس سرمائے کے لئے کافی ضمانت موجود نہ ہو اُسے محفوظ سرمائے میں تبدیل کرنا ضروری ہے۔ اگر وصایت کے ماتحت شخص کی املاک میں صنعتی اور تجارتی ادارے شامل ہوں تو عدالت متعلقہ ان کے تصفیے یا جاری رکھنے کے لئے ھدایات جاری کرسکتی ہے۔ غیر منقولہ املاک صرف عدالت صلح کی اجازت سے فروخت کی جاسکتی ہے۔

وصی کے لئے اپنے ماتحت نابالغ کی رہائش اور تربیت پر پوری توجہ دینا ضروری ہے۔ وصی کو نابالغ کی نگرانی کے سلسلے میں وہی حقوق حاصل ہوتے ہیں جن کا تعلق والدین سے ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ وصایت کی ذمہ دار عدالتوں کو مداخلت کا حق حاصل ہے۔ وصی تمام معاملات میں اپنے ماتحت نابالغ کی نمائندگی کرتا ہے۔ وصی کو اپنے ماتحت کے اموال ھبہ یا وقف کرنے کا حق نہیں ہوتا۔

وصی کے لئے لازمی ہے کہ اپنے ماتحت کی املاک کا انتظام ایک مدبّر منتظم کی طرح کرے اور عدالت کی ھدایات کے مطابق سال میں کم ازکم ایک مرتبہ حسابات تیار کرکے عدالت کو پیش کرے۔

وصی کا تقرر عموماً چار سال کے لئے ہوتا ہے۔ اس مدت کے اختتام پر وصی اگر چاہے تو اپنے عہدے سے مستعفی ہوسکتا ہے۔ وصی کے لئے مناسب معاوضہ عدالت کی ھدایات کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے جس کی ادائیگی اس کے ماتحت کے اموال میں سے کی جاتی ہے۔

(مسلسل)